836

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 18-اگست 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2۔ سوالات (محکمہ جات زکوٰۃ وعشر اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

3۔ توجہ دلاؤ نوٹس

4۔ سرکاری کارروائی

سال 2006 کے لئے پنجاب میڈیکل اور ہیلتھ کے اداروں کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

838

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

پیر، 18-اگست 2008

(یوم الاثنین، 15-شعبان المعظم 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَo وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَo

سورۃ ال عمران آیات 103 تا 104

اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤo اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیںo

وماعلینا الاالبلاغo

جناب خادم حسین فریدی نے نعت رسول مقبولﷺ پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

مجھ کو بھی دیجئے خیرات مدینے والے
پوری کر دیں میری حاجات مدینے والے
میں تیرے نام کا کرتا ہوں وظیفہ ہر دم
روز پڑھتا ہوں تیری نعت مدینے والے
پوری کر دیں میری حاجات مدینے والے

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔

چودھری اللہ رکھا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

چودھری اللہ رکھا: جناب والا! آج نہ روکیں، ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

چودھری اللہ رکھا: جناب والا! آج نہ روکیں۔

نو منتخب رکن کا حلف

جناب سپیکر: میں نہیں روکوں گا۔ اس وقت آپ تشریف رکھیں۔ ہمارے House میں آج ایک نو منتخب معزز ممبر ملک افتخار احمد صاحب تشریف فرما ہیں۔ ان کا پہلے حلف ہو جائے اس کے بعد دو منٹ میں آپ کے لوں گا اور پھر آپ کی بات سنوں گا۔ انشاءاللہ۔

آپ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر اپنا نام پکاریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ملک افتخار احمد نے نو منتخب رکن کی حیثیت سے حلف لیا
اور رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: آپ کو مبارک ہو۔

آوازیں: مبارک۔

چودھری اللہ رکھا۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ پہلے میں اپنی بات کر لوں۔ معزز رکن جو منتخب ہو کر آئے ہیں۔ انہوں نے بات کرنی ہے، پہلے وہ بات کر لیں اس کے بعد میں اپنی بات کروں گا پھر میں تمام حضرات کی باتیں سنوں گا۔ جناب افتخار احمد!

ملک افتخار احمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ تمام ممبران اسمبلی اور جناب سپیکر! میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے اور آج وہ دن ہے جس کے لئے میں سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ وہ دن ہے جس دن مشرف سے جان چھوٹی ہے تو اس دن اللہ تعالیٰ نے مجھے اعزاز بخشا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج سپیکر کو بھی ڈیسک بجانے کی اجازت ہونی چاہیے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں: ہونی چاہیے۔

ملک افتخار احمد: اس خوشی کے موقع پر سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر اور معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج انتہائی اہمیت کے حامل اس دن کے موقع پر میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آج جو routine کی کارروائی ہے اسے معطل کر کے مجھے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیں اور اس کے بعد اس قرارداد سے متعلق تمام House میں سے جو معزز ممبران اظہار خیال کرنا چاہیں انہیں بھی اس بات کی اجازت دیں۔(نعرہ ہائے تحسین) میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اہمیت عامہ سے متعلقہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اہمیت عامہ سے متعلقہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اہمیت عامہ سے متعلقہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! ایک قرارداد پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

قرارداد

صدر پرویز مشرف کے مستعفیٰ ہونے پر ایوان کی جانب سے عوام کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پرویز مشرف کے بطور صدر غیر آئینی، غیر قانونی اقتدار کے خاتمے پر پوری قوم اور صوبہ پنجاب کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ پرویز مشرف کے اقتدار کے خاتمے کے ساتھ ہی پاکستان سے آمریت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئی ہے۔ یہ ایوان پوری قوم اور پنجاب کے عوام کو ایک جمہوری، فلاحی پاکستان کی نوید دیتا ہے اور اب پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے نظریات اور خواب کی تعبیر بن کر دنیا میں پورے وقار کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آج آمریت کے طویل سیاہ دور میں جدوجہد کرنے، قید و بند، تشدد کی صعوبتیں برداشت کرنے والے تمام

سیاسی کارکنوں، رہنماؤں، سول سوسائٹی کے ممبران، وکلاء برادری، صحافی برادری اور میڈیا کے ارکان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔
یہ ایوان آمریت کے سامنے کلمۂ حق کہنے اور ڈٹ جانے والے اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان کے کردار کو بھی سلام پیش کرتا ہے۔
یہ ایوان اس مرحلہ پر قوم کی صحیح رہنمائی کرنے اور 18۔فروری 2008 کے عوامی mandate کو کامیابی سے ہمکنار کرنے پر تمام سیاسی قائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور بالخصوص میاں محمد نواز شریف، جناب آصف علی زرداری اور میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کے کردار کو سراہتا ہے۔
یہ ایوان محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت کو سلام پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو سمیت راہِ جمہوریت میں خون کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء کا لہو آج رنگ لایا ہے۔
یہ ایوان اس امر کا عہد کرتا ہے کہ پاکستانی قوم اور پنجاب کے عوام کے بہتر، خوش حال جمہوری مستقبل کے لئے پوری ایمانداری، لگن، جوش و جذبہ سے بھرپور جدوجہد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اپنے حفظ و اماں میں رکھے۔ آمین!"(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پرویز مشرف کے بطور صدر غیر آئینی، غیر قانونی اقتدار کے خاتمے پر پوری قوم اور صوبہ پنجاب کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ پرویز مشرف کے اقتدار کے خاتمے کے ساتھ ہی پاکستان سے آمریت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئی ہے۔ یہ ایوان پوری قوم اور پنجاب کے عوام کو ایک جمہوری، فلاحی پاکستان کی نوید دیتا ہے اور اب پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے نظریات اور خواب کی تعبیر بن کر دنیا میں پورے وقار کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آج آمریت کے طویل سیاہ دور میں جدوجہد کرنے، قید و بند، تشدد کی صعوبتیں برداشت کرنے والے تمام

سیاسی کارکنوں، رہنماؤں، سول سوسائٹی کے ممبران، وکلاء برادری، صحافی برادری اور میڈیا کے ارکان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان آمریت کے سامنے کلمہء حق کہنے اور ڈٹ جانے والے اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان کے کردار کو بھی سلام پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس مرحلہ پر قوم کی صحیح رہنمائی کرنے اور 18۔فروری 2008 کے عوامی mandate کو کامیابی سے ہمکنار کرنے پر تمام سیاسی قائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور بالخصوص میاں محمد نواز شریف، جناب آصف علی زرداری اور میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کے کردار کو سراہتا ہے۔

یہ ایوان محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت کو سلام پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو سمیت راہِ جمہوریت میں خون کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء کا لہو آج رنگ لایا ہے۔

یہ ایوان اس امر کا عہد کرتا ہے کہ پاکستانی قوم اور پنجاب کے عوام کے بہتر، خوش حال جمہوری مستقبل کے لئے پوری ایمانداری، لگن، جوش و جذبہ سے بھرپور جدوجہد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اپنے حفظ و اماں میں رکھے۔ آمین!"(نعرہ ہائے تحسین)

LEADER OF THE OPPOSITION (Ch.Zaheer-ud-Din): Sir, I oppose it, sir.

MRS. AMNA ULFAT: Sir, I oppose it, sir.

DR. SAMIA AMJAD: Sir, I oppose it, sir.

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین! (قطع کلامیاں)

Order please, order. Order, order.

ان کی بات سنیں۔ ان کی بات غور سے سنیں، اس کا غور سے جواب دیں۔

وزیر جیل خانہ جات، تحفظ ماحولیات اور ترقی سیاحت (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! پرویز مشرف پر لعنت اور اس کا ساتھ دینے والوں پر لعنت۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میری آپ سے گزارش ہے کہ Leader of the Opposition کی بات سنی جائے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اگر House in order ہو جائے تو میں کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں آپ کا ایک منٹ لے لوں۔ میں بھی اپنی طرف سے پنجاب کے اس معزز ایوان کو، پنجاب کے عوام کو اور پاکستان کے جتنے بھی سیاسی قائدین ہیں ان کو اپنی طرف سے دل کی گہرائیوں سے بشمول میڈیا، پرنٹ میڈیا، وکلاء حضرات اور سول سوسائٹی کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں ان سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میرے خیال میں آمریت میں اپوزیشن والے ساتھی بھی ہمارا ساتھ دیں۔ یہ ہاؤس کے تقدس کا معاملہ ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ کسی نے آمریت ختم کی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا ہمیں بولنے کا حق نہیں ہے؟

جناب سپیکر: میں بولنے کے لئے وقت دوں گا لیکن میں آپ سے اپیل کروں گا کہ جمہوریت کے لئے بولیں، اسلام کی سربلندی کے لئے بولیں، پاکستان کے استحکام کے لئے بولیں، پاکستان کی خوشحالی کے لئے بولیں، میں اس کے لئے آپ کو اجازت دوں گا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں لیکن ان کی بات آپ کو ضرور سننی چاہیے۔ یہ جمہوریت کے لئے بولنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ آمریت کے حق میں نہیں بولیں گے۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش کروں گا کہ جو جمہوریت کے حامی ہیں وہ کم از کم اتنا تو خیال کریں کہ ابھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جمہوریت کے حق میں بات کی جائے، اسلام کے حق میں بات کی جائے۔ اختلاف رائے رکھنا اپنی جگہ پر ہے لیکن جمہوریت میں اور نہ اسلام میں ہے کہ جو وزیر موصوف نے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ لعنت ہے ان لوگوں کے اوپر، لعنت ہے۔ ان کو یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): انہوں نے جو بات کی ہے کیا یہ کسی وزیر کو زیب دیتا ہے؟ آپ ان کو حکم فرمائیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ ان کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کی بات کو سنیں۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ ان کی بات سنیں۔ آپ میری بات سنیں۔ order, order. I say order آپ فراخدلی کا مظاہرہ کریں۔ الحمدللہ کہ آج آپ نے فتح حاصل کی ہے۔ اگر وہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کرنے دیں۔ ان کی بات کو سنیں، مرد اور جوان وہ ہوتا ہے جو طاقت میں ہوتے ہوئے بھی غصے میں نہ آئے بلکہ طاقت میں ہو تو اس کو استعمال نہ کرے اور جو طاقت میں نہیں ہے اگر وہ کمزور ہے تو اس کی بات ضرور سننی چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ وزیر موصوف کو کہا جائے کہ "لعنت" اور "بے غیرت" کے الفاظ جو انھوں نے ہمارے بارے میں استعمال کئے ہیں۔۔

جناب سپیکر: آپ کے بارے میں استعمال نہیں کئے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): یہ کھڑے ہو کر کہیں کہ انھوں نے ہمارے بارے میں نہیں کہا۔ یہ اس کا انکار کریں۔ ہم نے خود سنا ہے۔ یہ اس کا انکار کریں کہ انھوں نے نہیں کہا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے یہ الفاظ آپ کے بارے میں نہیں کہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): ہم ایوان کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس معزز ایوان کے جتنے بھی صاحبان ہیں وہ انتہائی قابل احترام ہیں۔ چودھری صاحب! میرے خیال میں آپ کے سننے میں کچھ فرق آ گیا۔ انھوں نے آپ کے متعلق نہیں کہا۔ میرے خیال میں بات ایسے نہیں ہوئی۔

وزیر جیل خانہ جات، تحفظ ماحولیات اور ترقی سیاحت (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں اپنی بات مزید define کرنا چاہتا ہوں کہ:

قافلے تو لٹتے رہتے ہیں گزر گاہوں میں
مگر آج تک کسی نے کسی کا عزم سفر بھی لوٹا ہے

جناب سپیکر! یہ لوگ 8 سال اقتدار کے مزے لیتے رہے ہیں۔ میں نے آمریت پر لعنت بھیجی ہے۔ (نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! انھوں نے آمریت پر لعنت بھیجنے کی بات کی ہے۔ انھوں نے کسی کی شخصیت کو نشانہ نہیں بنایا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! انہیں معذرت کرنی چاہیے۔

جناب سپیکر: کس بات کی معذرت کریں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جس وقت قائد حزب اختلاف نے اس کو oppose کیا تو اس وقت انھوں نے اٹھ کر اشارے کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں پر لعنت ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں نہیں سمجھتا کہ انھوں نے ایسا کہا ہے؟ میں چودھری صاحب سے کہتا ہوں کہ کیا آپ نے کسی معزز رکن کے بارے میں ایسے کلمات تو نہیں کہے؟ اگر کہے ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ انہیں واپس لیں اور میں وہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات، تحفظ ماحولیات اور ترقی سیاحت (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔

جناب سپیکر: وہ فرمارہے ہیں کہ میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ اب سب ان کی بات سنیں۔ شاید وہ اچھی اچھی باتیں کرنا چاہتے ہوں۔ جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے آپ سے یہی توقع تھی کیونکہ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں۔ جب جمہوری رویوں کو کاٹ کر پھینکا جاتا ہے تو وہاں پر آپ ضرور آڑے آتے ہیں اور آپ نے ان کے منہ سے یہ بات کہلوادی کہ انھوں نے ہمیں نہیں کہا لیکن یہ الفاظ استعمال کئے گئے۔ بہر حال میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس جگہ پر بات کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جمہوری طریقوں میں، کوئی بھی عہدہ ہو اس کے خلاف طریق کار دیئے گئے ہوتے ہیں اور وہ جمہوری طریق کار ہوتا ہے۔ جیسا کہ 1989 میں بے نظیر بھٹو کے خلاف میاں محمد نواز شریف نے عدم اعتماد کیا تو اس میں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ساجدہ میر: یہ محترمہ بے نظیر بھٹو کہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): محترمہ بے نظیر بھٹو زرداری صاحبہ کے خلاف میاں نواز شریف کی پارٹی نے اس وقت کی مسلم لیگ نے عدم اعتماد کیا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں اپنا جمہوری حق استعمال کر رہا ہوں اور جب تک یہ مجھے ٹوکتے رہیں گے تب تک میں انہیں نہیں بولنے دوں گا لیکن میں اپنی بات کر کے ہٹوں گا۔ اس وقت جب میاں محمد نواز شریف کی پارٹی کو شکست ہوئی اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی پارٹی کو 1989 میں فتح ہوئی تو اس وقت یہ نہیں سمجھا گیا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو فاتح ہونے کا تاثر دیا جا رہا ہے تو جمہوری رویوں میں یہ نہیں ہوتا۔ میں اپنا حق استعمال کرتے ہوئے سیاق و سباق کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دو پارٹیاں جو اس وقت ایک اتحادی پارٹیوں کے طور پر کام کر رہی ہیں اپنے نظریات میں یہ سچی تھیں یا ہیں انھوں نے مل کر کام کیا لیکن یہ ایک وقت تھا کہ جب میاں محمد نواز شریف کی پارٹی مسلم لیگ کو defeat ہوئی تھی تو اس وقت پیپلز پارٹی والوں نے یہ تاثر نہیں دیا کہ ہم نے اس کو ہمیشہ کے لئے تباہ کر دیا۔ یہ bounce back. نہیں کر سکتے۔ آج جب ایک ایسا ماحول پیدا ہو رہا تھا تو ان کا بھی جمہوری حق ہے کہ قرارداد پیش کریں اور ہمارا حق ہے کہ ہم اس کو oppose کریں۔ خواہ ہم تھوڑے ہیں لیکن جس چیز کو ہم نے oppose کرنا سمجھا اسے ہمیشہ oppose کیا اور اس کے حق میں بات کی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت صورتحال یہ تھی کہ جب یہ پریشر mount کیا جا رہا تھا تو Senate کے اندر اور دوسرے لوگوں نے بھی چمک میں آ کر ایسی صورتحال پیدا کی کہ ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ ان کے پاس دو راستے تھے یا تو وہ تصادم۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سبق آپ کو کس نے سکھائے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! یہ آپ کو پتا ہے۔ تصادم اور تشنج سے قوم کو دوبارہ بحران میں ڈالنے سے اس نے اجتناب کیا لیکن اب انہوں نے چند ایک سوالات بھی چھوڑے ہیں کہ 31۔دسمبر کو یہاں پر 17 بلین ڈالر تھے اور آج اس وقت 10 بلین ڈالر رہ گئے ہیں۔ چھ ماہ میں ان لوگوں نے معیشت کی اتنی تنزلی اور تباہی کی ہے۔ ایک سوال انہوں نے یہ بھی چھوڑا ہے کہ 31۔دسمبر کو اس ملک کے اندر 14 ہزار میگاواٹ بجلی generate کی جا رہی تھی۔۔۔

ایک آواز: یہ سارے پیسے پھر کہاں گئے؟

جناب سپیکر: تمام ممبران تشریف رکھیں۔ یہ سارے پیسے انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں ہی واپس آئیں گے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! 14ہزار میگاواٹ بجلی 31۔دسمبر کو یہاں پر پیدا کی جارہی تھی لیکن اس وقت منسٹر نے خود یہاں کہا ہے کہ دس ہزار میگاواٹ بجلی ہم پیدا کر رہے ہیں، چار ہزار میگاواٹ بجلی نہ پیدا کر کے قوم کو اور انڈسٹریوں کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا گیا ہے اس کو نااہلی یا اشتراک اقتدار کی ہوس میں مصروف رہنا کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کسی کے اوپر کوئی الزام نہیں لگایا بلکہ آپ لوگوں کے لئے راستہ چھوڑ گئے ہیں۔ قوم کہہ رہی ہے کہ آپ نے پہلے اس کو punching box بنایا ہوا تھا، آج پانچ اگست کے بعد چھ دنوں کے اندر سات لاکھ مہاجر آ چکے ہیں۔ پشاور میں ڈیڑھ لاکھ خواتین ہیں جوان دنوں یہاں پر آئی ہیں، یہ پچھلے پانچ سالوں کے نہیں بلکہ ان پانچ دنوں کے اندر آئے ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دو یا ایک سال کے اندر نہیں بلکہ 16دنوں کے اندر اندر باجوڑ اور وزیرستان میں ساڑھے سات سو قتل ہوا ہے۔ ساری tension divert کرنے کے لئے ایک smoke screen یہاں پر قائم کر دی گئی تھی، مشرف نے آج سب کے سامنے اس smoke screen کو ہٹا دیا ہے۔ اب قوم یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ انہوں نے دودھ کی نہریں بہنے کا کہا تھا، دودھ کا نکا کھل گیا ہے اور کب پنجاب تک پہنچتا ہے اور چالیس روپے کلو سے 16روپے فی کلو تک کب آتا ہے؟ انہوں نے کہا تھا کہ دو روپے کی روٹی بیچیں گے۔ قوم یہ کہتی ہے کہ کب پٹرول نیچے آئے گا؟ 147روپے فی بیرل سے اب 111روپے پر آ گیا ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ قوم یہ خواہش رکھتی ہے کہ اب چند دنوں کے اندر اندر تمام گمشدہ لوگ یہاں پر واپس آ جائیں گے، کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔ ہاں! ایک جمہوری حق آپ کا تھا جو آپ نے استعمال کیا اور ایک جمہوری حق عوام کا ہے، جو سلوک پچھلے دنوں انہوں نے آپ کے جھوٹے وعدوں میں آ کر دوسری پارٹیوں سے کیا تھا اور آئندہ وہی آپ کے ساتھ ہونے والا ہے۔ اگر آپ لوگوں کو ان کی تقریر اچھی نہیں لگی تو اپنی آخری تقریر کو بہتر لفظوں میں تیار کر لیجئے گا۔ ہم اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ یہ malicious intension پر مبنی ہے۔ شکریہ

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے سارے ہاؤس کو چاہے وہ حکومتی بنچوں کے ممبران ہوں یا اپوزیشن کے ہوں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ آج کا دن شور و غل کا

دن نہیں ہے۔آٹھ سال دس مہینے کے بعد ایک منحوس سائے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نجات عطا کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس وقت ہمارے لئے سنجیدگی سے سوچنے کا وقت ہے۔اپوزیشن جو اس طرف تنقید کر رہی ہے میں حیران ہوں کہ کس زبان سے تنقید کر رہی ہے؟یہی ہاؤس تھا اور چند لوگ آج بھی یہاں بیٹھے ہیں جو پچھلی اسمبلی میں موجود تھے اور یہاں دس مرتبہ وردی میں elect کرنے کی باتیں کی گئیں اور اسی ہاؤس سے وہ قرارداد پاس کی گئی۔(شیم، شیم)

یہ اس شخص کے بارے میں جس نے ملک کے دو اہم صوبوں میں خانہ جنگی رچا رکھی ہے۔مسلمان، مسلمان کو قتل کر رہا ہے، سیاسی قیادت کو قتل کیا جاتا رہا ہے جس میں محترمہ بے نظیر بھٹو(شہید) صاحبہ ہیں، جس میں نواب اکبر خان بگٹی جو بلوچستان کے ایک نامور اور مانے ہوئے لیڈر تھے اور اسی قطار کے اور لیڈروں کو جیلوں میں بھیجا گیا اور ملک سے جبراً جلاوطن کیا گیا۔کس زبان سے اپوزیشن کے ممبران اس آدمی کی حمایت کی بات کر رہے ہیں جس نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ ملک کے آئین کو پامال کیا، جس نے قومی اسمبلی کو صرف ایک ربڑ سٹیمپ بنا کر رکھ دیا۔ہر اہم فیصلہ فرد واحد کی مرضی سے ہوتا رہا۔پارلیمنٹ کو کانوں کان پتا ہی نہیں ہوتا تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے؟صوبوں کی آپس میں منافرت کا ماحول بنا دیا، ایک دوسرے کو گالی نکالنے پر مجبور کر دیا، پنجاب سے سرحد منافرت کر رہا ہے، سندھ اور بلوچستان گالی نکال رہا ہے۔پنجاب ہر وقت دفاعی پوزیشن میں کھڑا ہوتا تھا یہ اس شخص کی تعریف کرتے ہیں۔مجھے افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان کی پاکستانیت پیچھے رہ گئی اور پرویز مشرفیت آگے ہو گئی؟ہمیں سب سے پہلے اپنے ملک کے بارے میں سوچنا چاہیے اس کے بعد پارٹی کی وفاداری ہو اور پھر پارٹی کی قیادت سے وفاداری ہو۔ان کی تو پارٹی ہی کوئی نہیں ہے۔ایک فرد واحد کے حکم پر یہ لوگ چلتے رہے ہیں۔جس دن اس کی کرسی ڈانواں ڈول ہوئی ہے یہ دفاعی پوزیشن میں آگئے ہیں ورنہ اسی ہاؤس کے اندر جو باتیں کی جاتی تھیں وہ دہرانے کی نہیں ہیں۔آپ بجا طور پر کہہ رہے ہیں کہ آج ہر پاکستانی شہری خوشی منانے کا حقدار ہے۔آپ باہر جا کر دیکھیں تو سڑکوں، محلوں، گلیوں اور دیہاتوں میں مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے۔یہ 14 ہزار میگاواٹ بجلی کی بات کرتے ہیں، اس کے لیڈر نے آج اپنی تقریر میں خود تسلیم کیا ہے کہ ہم ضرورت کے مطابق بجلی کی پیداوار نہیں بڑھا سکے، ان کے لیڈر نے خود تسلیم کیا ہے کہ فلاں فلاں سڑک کی تکمیل ہم نے کی لیکن کس کی ابتدا کردہ وہ سڑکیں اور منصوبہ جات تھے وہ میاں محمد نواز شریف کے تھے۔ان آٹھ سالوں کا ذمہ دار کون ہے، illegal لیڈر جن کو

یہ لوگ لیڈر کہتے ہیں۔ دیکھئے! یہاں ان بنچوں پر بیٹھا ہوا کوئی شخص چوری کے الزام میں جیل میں نہیں گیا، بنکوں کے پیسے خُورد برد کرنے کے الزام میں نہیں گیا اور صرف اس کی سیاسی مخالفت کی بنیاد پر ہم لوگوں کو جیلوں میں بھیجا گیا۔ ان کی قیادت بنکوں اور ملکی خزانے کو لوٹنے کے الزام میں جیلوں میں گئی ہے۔ جو ملک بدر ہو گئے تھے یا خود نکلے ہوئے تھے ان کو واپس بلا کر ان کے مرکزی وزیر ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں لکھے ہوئے تھے اور جب وہ (ق) لیگ میں شمولیت کرتے ہیں تو ایگزٹ کنٹرول لسٹ سے بھی ان کے نام خارج کر دیئے جاتے ہیں اور سارے مقدمات بھی ختم کر دیئے جاتے ہیں اور آج یہ ان مجرموں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ایک طرف محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

دوسری طرف میاں محمد نواز شریف جس نے اٹک کی جیل برداشت کی اور ساڑھے سات سال جلاوطنی برداشت کی، والد کا جنازہ دوسروں کے ہاتھوں اٹھوایا لیکن اس کے سامنے سَر نہیں جھکایا۔ آج ہم اس لئے کسی کے سامنے اور پوری قوم کے سامنے شرمندہ نہیں ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ اپیل کر رہا ہوں کہ وہ وقت گزر گیا، اب آپ ہوش کے ناخن لیں۔ اب جو اس ڈکٹیٹر کی باقیات ہیں ان کو اب کٹہرے میں کھڑا کرنا چاہیے۔ براہ مہربانی اس قرارداد کی مخالفت برائے مخالفت نہ کی جائے، ممبران کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنا اظہار خیال کر سکیں تاکہ قوم دیکھے کہ ڈکٹیٹر کا ساتھی کون ہے اور ڈکٹیٹر کے جانے پر خوش کون ہے؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر: میں صرف ایک بات کہوں گا کہ جناب لیڈر آف اپوزیشن اور دوسرے ساتھیوں سے کہ آج جنہوں نے استعفیٰ دیا ہے۔ آپ کی اسمبلی کو تو انہوں نے اتنی بڑی گالی دی جس کو آپ نے برداشت کیا۔ مجھے تو اس بات کا افسوس ہے۔ انہوں نے اس اسمبلی کو uncivilized اسمبلی کہا اور پھر کوئی اس کا ساتھ دے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ اچھی بات ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ آج ہم نے کوئی فتح حاصل نہیں کی، ہم کوئی غرور نہیں کر رہے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آج اس ملک پاکستان اور اس کے 16 کروڑ عوام کی ایک آمر سے جان چھڑوائی ہے اور آج یہ ملک ایک آمر کے نرغے سے باہر آیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی چاہے ضیاء الحق ہو، چاہے پرویز مشرف ہو، ضیاء الحق کے ساتھ بھی پاکستان پیپلز پارٹی نے لڑائی لڑی اور پرویز مشرف کے ساتھ بھی لڑائی لڑی۔ ہماری قائد محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پرویز مشرف کے خلاف جب اس نے مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو غیر آئینی اور غیر قانونی طریقے سے ختم کیا تو محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس فوجی قیادت کو للکارا اور یہ کہا کہ ہم کسی ڈکٹیٹر کو نہیں مانتے اور وہاں سے آغاز جنگ کیا۔ آج میں محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو جنگ انہوں نے شروع کی تھی آج وہ جنگ پاکستان کے عوام نے جیت لی ہے۔

جناب سپیکر! ایک آمر جس نے عرصہ دراز تک اس صوبے اور اس ملک پر حکومت کی۔ اس کے ساتھی اس وقت کی ربڑ سٹیمپ اسمبلیاں اسے دس دس دفعہ وردی میں صدر بنانے کی باتیں کرتے تھے لیکن اب جب چاروں صوبائی اسمبلیوں میں قرارداد لائی گئی تو جو اس کا حشر ہوا وہ پوری قوم نے دیکھا۔ آج میں یہ بات یہاں واضح کر دوں کہ بہت سی سازشیں کی گئیں، بہت سے راستے نکالنے کی کوشش کی گئی، بہت سے اداروں کو آپس میں لڑانے کی سازش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی کے بعد ہماری قیادت جناب آصف علی زرداری، میاں محمد نواز شریف اور ان کے اتحادیوں نے پرویز مشرف کی سازشوں کے تمام راستے بند کر دیئے اور اس کو اس بند گلی میں کھڑا کیا جہاں اس کو استعفیٰ دینا پڑا۔ اس نے کوئی احسان نہیں کیا، ہم نے اپنی طاقت اور عوام کی حمایت سے اس سے استعفیٰ حاصل کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج اس موقع پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ پوری پاکستانی قوم مبارکباد کی مستحق ہے اور جس طرح پوری پاکستانی قوم آج خوشیاں منا رہی ہے اس پر اپوزیشن والوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ پرویز مشرف کے بعد چند دنوں تک آپ دیکھیں گے کہ اس (ق) لیگ کا کیا حال ہوتا ہے؟ میری خدا سے یہ دعا ہے کہ اللہ کرے یہ اپوزیشن قائم رہے، ان کے اپوزیشن لیڈر قائم رہیں، چند دنوں تک آپ دیکھیں گے کہ ان سیٹوں پر کوئی نظر نہیں آئے گا۔ جس طرح پرویز مشرف بھاگا ہے، کل تک کہہ رہا تھا میں نہیں جاؤں گا، میں مقابلہ کروں گا۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ irrelevant باتیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: irrelevant کوئی ایسی بات نہیں کی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر یہ ہمارے قائدین کو اس طرح interrupt کریں گے تو پھر یہ بھی یہاں بات نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج پرویز مشرف کا انجام ہو گیا ہے---

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس کا نام لینا چھوڑ دیں۔

سینئر وزیر، وزیر آب پاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔ ابھی یہاں بات ختم نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: وہ قصہ پارینہ ہو گیا ہے۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پرویز مشرف جو کل تک بڑھکیں مارتا تھا آج پوری قوم نے دیکھا کہ کس طرح بے چارہ رو رہا تھا۔

جناب سپیکر: بیچارہ۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): وہ پرویز مشرف جو قوم کو مکے دکھاتا تھا، جو قوم کو للکارتا تھا۔ آج قوم کی طاقت کے سامنے بیچارہ کس طرح روتا ہوا گیا ہے۔ اس کے انجام سے ڈریں اور اسی طرح یہ بے چارے بھی روتے ہوئے جائیں گے۔ بہت مہربانی شکریہ

جناب سپیکر: جی، نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج پوری پاکستانی قوم اور اس اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس ملک کو ایک آمر اور ڈکٹیٹر سے پاک کرنے کی جو جدوجہد ہم آٹھ، نو سال سے کر رہے تھے وہ جدوجہد بالآخر آج مکمل ہوئی اور اس وقت جو اپنے آپ کو کمانڈو کہتا تھا وہ جنرل ٹی وی پر ایک معصوم بچہ بن کر تقریر کر رہا تھا۔ اس وقت میں یہ سوچ رہا تھا کہ آمریت کے پردے میں چھپے یہ فرعون جو طاقت میں آ کر اپنے آپ کو خدا سمجھ بیٹھتے ہیں، جو یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی حکومت نہیں آئے گی اور جب تک وہ زندہ ہیں وہ اس ملک پر حکومت کریں گے وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ آج بھی تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور اس

انداز میں دہرا رہی ہے کہ آمریت زمین کے سینے میں دفن ہو کر تاریخ کا بد نما داغ بن چکی ہے۔اس شخص نے آٹھ سال ہمارے ملک کے ساتھ جتنے ظلم کئے، جس طرح اس نے معصوم مسلمانوں کا قتل عام کیا، جس طرح اس نے اس ملک کو امریکہ کی کالونی بنا دیا، جس طرح اس نے روزگار کا نعرہ لگا کر اس ملک میں بے روزگاری کا اتنا اضافہ کر دیا کہ آج ہمارے یہ دوست بھی ہمیں یہ طعنے مار رہے ہیں کہ آٹا نہیں مل رہا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ کس کی وجہ سے ہوا، یہ کس کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوا؟

آوازیں: این۔آر۔او کی وجہ سے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: این۔آر۔او بھی آپ کے منتخب صدر اور جسے آپ نے ووٹ دیئے اور اس صدر نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے منظور کروایا، جس کو انہوں نے صدر منتخب کیا۔اگر این۔آر۔او غلط تھا تو یہ اسے پھانسی پر لٹکائیں؟

آوازیں: 17ویں ترمیم کس نے منظور کروائی؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: 17 ویں ترمیم بھی بالکل منظور کروائی اور آج اسی سترھویں ترمیم کی وجہ سے یہ لوگ جا رہے ہیں۔اگر 17ویں ترمیم منظور نہ ہوتی تو یہ معزز خاتون ممبر آج اسمبلی میں نہ بیٹھی ہوتیں کیونکہ یہ اسی 17ویں ترمیم کا نتیجہ ہیں۔ میں آج اپنے منتخب ممبران سے ایک اور وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ آج عوام کے نمائندے یہ وعدہ کریں کہ جو آمر ڈکٹیٹر استعفیٰ دے کر اس ملک سے بھاگنے جا رہا ہے تو ہم تمام اسمبلیاں یہ مطالبہ کریں کہ اس آمر کو بھاگنے نہ دیا جائے، اس کا ٹرائل کیا جائے، اس نے قانون کے پرخچے اڑائے ہیں، اس کا اس سے جواب لیا جائے اور اسے پھانسی کے تختے پر لٹکا کر ایک مثال قائم کی جائے تاکہ آئندہ کوئی ڈکٹیٹر جمہوریت کے اوپر شب خون نہ مار سکے اور آئندہ کوئی بھی ہمارے جمہوری ساتھی جو اس طرح کے ڈکٹیٹروں کا ساتھ دیتے ہیں، انہیں کبھی جرأت نہ ہو کہ وہ جرنیل کا ساتھ دے سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری اللہ رکھا صاحب! اس کے بعد میرے پاس جو فہرست ہے اس کے مطابق نام پکارے جائیں گے۔

چودھری اللہ رکھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون۔ صدق اللہ العظیم۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پاس 32 آدمیوں کے نام آ چکے ہیں۔ ذرا جلدی کریں۔

چودھری اللہ رکھا: ان الحکم الا اللہ، زمیں ہو یا آسمان، چرند ہوں یا پرند، خشکی ہو یا تری، ہر جگہ پر حکم چلتا ہے تو میرے اور آپ کے رب کائنات کا چلتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ پر یقین کرتے ہیں، بھروسہ کرتے ہیں میرا اللہ ان کے بھروسے پر پورا اترتا ہے اور ان کے ایمان میں پختگی بھی پیدا کرتا ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح اس ظالم ڈکٹیٹر نے آج سے 9 سال پہلے ہمارے ملک پر ایک منتخب حکومت پر شب خون مار کر اس پر قبضہ کیا تھا آج اللہ کے فضل و کرم سے وہ وقت آ گیا ہے، آپ نے دیکھا اور میں نے بھی دیکھا کہ کس طرح ایک ڈکٹیٹر بچوں کی طرح بلک رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آج کس طرح ایک ڈکٹیٹر ٹوٹ رہا تھا۔ ٹوٹ کر وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ ٹوٹتا ہی جا رہا تھا۔ آمریت مرتی ہی جا رہی تھی، آمریت اندھیروں میں گھستی ہی جا رہی تھی۔

جناب سپیکر! آج جو آٹھ سالوں کی محنت میرے اور آپ کے قائد میاں محمد نواز شریف نے جمہوریت کے لئے کی تھی، اپنے عوام کے لئے، پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے جو سفر انہوں نے آٹھ سال پہلے شروع کیا تھا اس ڈکٹیٹر شپ کو ختم کرنے کے لئے آج اللہ کے فضل و کرم سے ڈکٹیٹر شپ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے۔ آج ڈکٹیٹر شپ ہمیشہ کے لئے فوت ہو گئی۔ میری آپ سے التجا ہے کہ آج ڈکٹیٹر شپ فوت ہو گئی تو اس کے لئے فاتحہ خوانی بھی کروائی جائے۔ آج جمہوریت کی شمع نئے سرے سے روشن ہوئی ہے اس کے لئے دعا بھی کی جائے۔ آج ان دوستوں کو، ان کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا جائے جنہوں نے آٹھ سالوں میں اس ڈکٹیٹر کا تپتی ہوئی دھوپ میں ان سڑکوں پر مقابلہ کیا ہے۔ آج ان کو خراج تحسین بھی پیش کیا جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ دوسروں کا ٹائم نہ لیں۔

چودھری اللہ رکھا: جناب سپیکر! آج تو آپ نے وعدہ کیا تھا کہ جتنا کوئی بولنا چاہے تو اس کو اجازت دی جائے گی۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں نے آپ کو بولنے تو دیا ہے۔

چودھری اللہ رکھا: نہیں، جناب سپیکر! آپ مجھے بات تو پوری کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ نے تو کافی بات کر لی ہے اور آپ مزید ٹائم لے رہے ہیں۔

چودھری اللہ رکھا: جناب سپیکر! آپ سے التجا ہے کہ اس ہاؤس میں ایک قرارداد پیش کی جائے۔ میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ اوران کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا جائے جنہوں نے اس ڈکٹیٹر کا بڑی جانفشانی کے ساتھ، جوانمردی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اور پاکستان کے عوام کو ایک ڈکٹیٹر سے نجات ملنے کی خوشی میں کل چھٹی کا اعلان کیا جائے تاکہ پورے ملک میں شکرانے کے نوافل ادا کئے جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: نوافل پڑھنے کی کسی پر پابندی نہیں ہے۔ یہ نوافل آپ بھی پڑھیں اور میں کب کہتا ہوں کہ آپ نہ پڑھیں۔ جی، ثناءاللہ خان مستی خیل صاحب! دو منٹ میں بات مکمل کر لیں پھر میں نے قرارداد پیش کرنی ہے۔

جناب ثناءاللہ خان مستی خیل: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پانچ منٹ تو لگتے ہیں۔ سب سے پہلے میں پاکستان کی 16 کروڑ عوام کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج آمریت کو دفن کر دیا ہے۔ 18۔ فروری کو جو پاکستان کی باشعور اور باضمیر عوام نے جمہوری قوتوں کو ووٹ دے کر کامیاب کرایا تھا، اس دن ان آمریت پسندوں کی، ان صیہونی سازشیوں کا جنازہ پڑھا دیا تھا۔ آج عملی طور پر پاکستان کی عوام اور عوام کے منتخب نمائندوں نے ان کے قل پڑھ دیئے ہیں۔ بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

سلطانی جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقش کہن تمہیں نظر آئے اسے مٹا دو

جناب سپیکر! آج کتنی خوشی اور کتنے فخر کی بات ہے کہ میں کہتا ہوں کہ پاکستان 14۔ اگست 1947 کو انگریز سے آزاد ہوا تھا اور آج میں کہتا ہوں کہ اگست کے اس مہینے میں پاکستانی عوام نے کالے انگریز سے نجات حاصل کی ہے اور وہ کالا انگریز اسٹیبلشمنٹ ہے اور وہ آمریت ہے۔ آج میں اپیل کروں گا اپنے ان جمہوری بھائیوں سے اور آج مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ چودھری ظہیر الدین صاحب بڑے سینئر سیاستدان ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات نہ کریں۔ اپنی بات مکمل کریں۔

جناب ثناءاللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ شہید ہو گئی ہیں لیکن میں آپ کی وساطت سے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ان کے مرنے کے بعد بھی یہ شخص اس پر تچکریں کر رہا تھا۔ یہ ظرف ظرف کی بات ہے۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ ہم ان کی بات سننے کو تیار ہیں کیونکہ ہم جمہوری لوگ ہیں اور جمہوری روایات کے امین ہیں لیکن پاکستان کی عوام ان سے سوال کرتی ہے، پاکستان کی عوام ان سے پوچھتی ہے کہ تم نے جمہوریت کو جیسے داغ دار کیا، تم نے آمریت کو جو جمہوریت کے پیوند لگائے، آج پاکستان کی عوام نے اس کو ٹھکرا دیا ہے۔ پاکستان کی عوام نے 18۔فروری کو جو انگڑائی لی تھی آج اس کو منطقی انجام تک پہنچا کر دم لیا ہے۔

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ امراء کے در و دیوار ہلا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر! جامعہ حفصہ اور لال مسجد کی وہ میری بہنیں اور بچیاں جو حافظ قرآن تھیں، جن کو شہید کیا گیا، جمہوری لوگوں پر کوڑے برسائے گئے، انہیں پابند سلاسل کیا گیا، آج وہ روحیں پکار پکار کر ہم سے مطالبہ کر رہی ہیں، اور ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ "شہداء ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" لیکن ہم یہاں عہد کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو کٹہرے میں لائیں گے، 18۔فروری کو عوام نے ان کو جھٹلا دیا تھا اور انشاءاللہ تعالیٰ اب اگست کے مہینے میں ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ یہ جمہوریت کو پیوند لگانے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ کی وساطت سے یہ اپیل کروں گا کہ میرے اپوزیشن کے بھائی خزاں رسیدہ پتے نہ بنیں، آج 21 صدی شروع ہے تو ان کے اپنے ذہن میں جدید ترین ڈسک ڈالنی چاہئے جمہوری سیاست کرنی چاہئے، آمریت کی حمایت نہیں کرنی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! ذرا سُر دا کم ہونا چاہی دا اے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ساڈی تے بڑی سادی سادی گل ہونی اے۔ [*******************]

جناب سپیکر! آج کا دن ہمارے ملک کی تاریخ میں ایک بہت اہم دن بن کر سامنے آئے گا۔آج کے دن صدر مشرف نے ملک کے وسیع تر مفاد میں حالات دیکھتے ہوئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!انہوں نے ہماری تذلیل کی ہے۔ان کو کہا جائے کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: دیکھیں بی بی!اس میں ناراض نہ ہوں میں ذوق کی بات کر رہا تھا۔[*******************](قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر جناب محمد محسن خان لغاری کے خلاف احتجاج کرنا شروع کر دیا)

جناب سپیکر: لغاری صاحب!میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ماحول ذرا درست رکھیں آپ کی مہربانی۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔آپ ماشاء اللہ بڑے منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں۔(شور وغل)

آپ سب تشریف رکھیں۔آرڈر،پلیز آرڈر،I say order آپ تشریف رکھیں، میں بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر![************************]

جناب سپیکر: لغاری صاحب!آپ ایسی باتیں کر کے خود ہی دعوت دیتے ہیں۔آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جو الفاظ انہوں نے کہے ہیں اسے کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ میں تمام ممبران سے کہوں گا کہ آپ سب تشریف رکھیں میں نے وہ الفاظ کارروائی سے expunged کروا دیئے ہیں۔آپ تشریف رکھیں۔جی،لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آج جمہوریت کے بارے میں بلند و بالا دعوے کرنے والے حضرات یہ چیز بھول جاتے ہیں کہ اسی ایوان کے اندر جس وقت صدر ضیاء الحق آپ والی کرسی پر بیٹھے تھے تو ہماری ایک پارٹی یہاں پر بیٹھی ہے جو اس کی اس وقت سب سے بڑی

* بحکم جناب سپیکر! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

supporter تھے اور اکتوبر 1999 کے اندر جس وقت صدر مشرف نے take over کیا تھا میں سینئر وزیر صاحب کی درستی کے لئے کہوں گا کہ یہ ابھی بھی چل کر انٹرنیٹ پر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: ان کی بات چھوڑیں آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اس وقت صدر مشرف کو خوش آمدید کہا تھا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر شور مچانے سے تاریخ بدلی جا سکتی، اگر زور سے بولنے سے تاریخ کو بدلا جا سکتا تو۔۔۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ تشریف رکھیں، راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! لغاری صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں میں ریکارڈ کی درستی کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے آج تک کسی آمر کو تسلیم کیا ہے نہ خوش آمدید کہا ہے اور لغاری صاحب اپنے گریبان میں جھانکیں کہ فاروق خان لغاری نے ہمارے ووٹوں سے صدر منتخب ہو کر اس اسمبلی کو توڑا تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں جو بات کہہ رہا ہوں منسٹر صاحب میرے ساتھ ابھی چلیں اور انٹرنیٹ پر پرانا ریکارڈ DAWN کی web site پر دیکھ لیں، B.B.C میں دیکھ لیں، C.N.N میں دیکھ لیں۔ آج بھی وہ ریکارڈ انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ آج مجھے اس بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ جمہوریت کے بلند و بالا دعوے کرنے والے لوگ ہم مٹھی بھر تھوڑے سے جو اپوزیشن میں ہیں ہماری بات سننے کے لئے ان کے اندر حوصلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! کیا آپ جمہوریت کے مخالف ہیں؟ آپ بھی تو جمہوریت پسند ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں دعووں اور حقیقی رویوں کی بات کر رہا ہوں۔ دعوے کرنا بہت آسان ہے آج ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ جس وقت جنرل ضیاء الحق اس کرسی پر بیٹھے تھے ایک پارٹی نے ان کو support کیا تھا اور مجھے آج حیرانی ہوتی ہے کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کو

پھانسی لگانے والے ضیاء الحق کے prodigious اور ذوالفقار شہید کی پارٹی کیسے ایک ساتھ بیٹھے ہیں؟

جناب افتخار احمد خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں، افتخار بلوچ صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب افتخار احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! لغاری صاحب جو کہہ رہے ہیں پہلے انہوں نے راجہ صاحب اور پارٹی کے بارے میں کہا ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ لغاری خاندان میں فاروق لغاری پیپلز پارٹی اور بے نظیر بھٹو شہید کی وجہ سے president بنے تھے اور سب سے پہلے چھرا گھونپنے والے بھی انہی کے خاندان کے سربراہ تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو اتنی ضیاء الحق کی بات کر رہے ہیں یہ اپنے رقبے بتائیں انہوں نے تو یہ رقبے انگریزوں کے پاؤں چاٹ کر حاصل کئے ہوئے ہیں، یہ کہاں کی جمہوریت کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: Don't be personal please. آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب طاہر محمود سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، طاہر محمود سندھو!

جناب طاہر محمود سندھو: جناب سپیکر! میرے بھائی ایسے ہی پریشان ہیں، آئین کا آرٹیکل 6 اپنی جگہ موجود ہے وہ قائم دائم ہے اور وہ اپنا رنگ دکھائے گا۔ آرٹیکل 12 میں جو سزا ہے اور موجودہ قومی اسمبلی اس کی سزا تجویز کرے گی کہ جرنیل کو Constitution کو violate کرنے میں کون سی سزا دی جائے جو آئین کے آرٹیکل 12 کے مطابق بالکل valid ہو۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کسی جرنیل کو کوئی safe exit نہیں دیا جائے گا، اس کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے گا اور قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! بے شمار چینلز ہیں آپ وہاں بیٹھ کر یہ باتیں ضرور کریں۔

ڈاکٹر خالد امتیاز خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بلوچ صاحب!

ڈاکٹر خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! میری صرف ایک منٹ کی بات ہے میں نے دو منٹ بھی پورے نہیں لینے۔ یہاں پر نہ تو ہمارا مقصد ان کی کوئی تذلیل کرنا ہے یا ان سے کوئی ایسا حوالہ جس

میں یہ "بازاری" کا لفظ استعمال کریں۔ یہ معاملہ جب شروع ہوا جب ہمارے ایک نمائندے نے genuine بات کی، ایک آمریت کے لئے بات کی تو اپوزیشن لیڈر صاحب نے اٹھ کر سب کو بتایا کہ وہ بات انہیں نہیں کرنی چاہیے اور ہم نے بھی کہا کہ ان کو ایسا نہیں کہنا چاہیے۔ مگر جناب! جنرل ضیاء الحق صاحب اس سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے ہمیں تو یہ نہیں سمجھ آ رہی کہ سپیکر کی سیٹ پر جنرل ضیاء الحق صاحب کس وقت بیٹھ گئے تھے کہ بار بار اس کی بات ہو رہی ہے؟ اب ایک بندہ ختم ہو گیا ہے دوسرے بندے کو اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا ہے۔ اس ملک کو، اس ہاؤس کو ایک بات پر اکٹھے ہونا چاہیے وہ ایک بات یہ ہے کہ آج جنرل مشرف کے کھاتے سے باتیں نکل جانی ہیں اور اب یہ باتیں ہمارے حکومتی گروپ کے کھاتے میں پڑنی ہیں اس ہاؤس کے نہیں بلکہ پورے ملک کے حکمرانوں کے کھاتے میں پڑنی ہیں۔ اب ہم لوگوں کو عوام کے بارے میں سوچنا ہے اور عوام کی بہتری کے لئے کام کرنا ہے۔ میری یہ بات آپ کے لئے ہے، اس ہاؤس کے لئے ہے اور اس میں کسی کی تذلیل والی کوئی بات نہیں ہے۔ کوئی بھی غلط بات بالکل نہ کرے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ لغاری صاحب بات کریں گے۔ میں نے اب floor لغاری صاحب کو دیا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات پوائنٹ آف آرڈر پر کی ہے میں بھی اسی کی طرف آ رہا تھا کہ صدر مشرف کے استعفیٰ کا chapter اب close ہو چکا ہے جیسا کہ پرانے جنرل ضیاء الحق کا chapter بھی close ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: very good بہت اچھی بات کی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اب ہمیں آگے کی طرف دیکھنا اور چلنا ہے اور ہم نے اس ملک و قوم کو درپیش مسائل کے solution کے لئے مل کر کام کرنا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم پرانا رونا روتے رہیں اور اس پر آگے چلتے رہیں کیونکہ اپوزیشن بھی جمہوریت کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ حکومتی بنچوں والے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چلیں گے۔ یہ جو bulldoze کرنے کا طریقہ ہے تو اس سے بات نہیں چلے گی۔

جناب سپیکر: جی، ہم آپ کی بہت قدر کرتے ہیں شاباش، very good بہت اچھے، شاباش۔ جی، راناصاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ) : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں بات کر رہا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔ جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بات یہ ہے کہ لسٹ ذرا لمبی ہے۔ میرے خیال میں 33 آدمیوں کی لسٹ میرے پاس پہنچ چکی ہے اور ہمارے پاس اب 55 آدمیوں کی لسٹ بن گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ قرارداد کو put کر دیں، ووٹنگ ہو جائے اس کے بعد ان تمام ساتھیوں کو بات کرنے کا موقع ضرور دیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے، ایسا ہی کرتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں قرارداد پڑھوں گا اور اس پر voting ہو گی، آپ کی مہربانی آپ تشریف رکھیے گا۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پرویز مشرف کے بطور صدر غیر آئینی، غیر قانونی اقتدار کے خاتمے پر پوری قوم اور صوبہ پنجاب کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ پرویز مشرف کے اقتدار کے خاتمے کے ساتھ ہی پاکستان سے آمریت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئی ہے۔ یہ ایوان پوری قوم اور پنجاب کے عوام کو ایک جمہوری، فلاحی پاکستان کی نوید دیتا ہے اور اب پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کے نظریات اور خواب کی تعبیر بن کر دنیا میں پورے وقار کے ساتھ آگے بڑھے گا۔
>
> پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آج آمریت کے طویل سیاہ دور میں جدوجہد کرنے، قید و بند، تشدد کی صعوبتیں برداشت کرنے والے تمام سیاسی کارکنوں،

رہنماؤں، سول سوسائٹی، وکلاء برادری، صحافی برادری اور میڈیا کے ارکان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان آمریت کے سامنے کلمہء حق کہنے اور ڈٹ جانے والے اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان کے کردار کو بھی سلام پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس مرحلہ پر قوم کی صحیح رہنمائی کرنے اور 18۔فروری 2008 کے عوامی مینڈیٹ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے پر تمام سیاسی قائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور بالخصوص میاں محمد نواز شریف، جناب آصف علی زرداری اور میاں محمد شہباز شریف وزیراعلیٰ پنجاب کے کردار کو سراہتا ہے۔

یہ ایوان محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت کو سلام پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو سمیت راہِ جمہوریت میں خون کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء کا لہو آج رنگ لایا ہے۔ یہ ایوان اس امر کا عہد کرتا ہے کہ پاکستانی قوم اور پنجاب کے عوام کے بہتر، خوش حال جمہوری مستقبل کے لئے پوری ایمانداری، لگن، جوش و جذبہ سے بھرپور جدوجہد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اپنے حفظ واماں میں رکھے۔(آمین)"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: بات سنیں! یہ 55 ممبران کے نام میرے پاس آئے ہیں تو انہوں نے میرے خیال میں بات کرنا ہو گی۔ اب ہم نماز کا 15 منٹ کا وقفہ کرتے ہیں اس کے بعد دوبارہ ملیں گے۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر نمازِ عصر کے لئے اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نمازِ عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان
6:42 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ! آپ فرما رہی تھیں کہ میں نے سب سے پہلے نام دیا ہے آپ کا نمبر ساتواں ہے۔ جی، جناب جاوید حسن گجر!۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟(قطع کلامیاں)
جناب جوئیل عامر سہوترا!

جناب جوئیل عامر سہوترا: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا دن پاکستان کی سیاسی اور جمہوری تاریخ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ تمام جمہوری قوتوں کی جدوجہد کی وجہ سے آج اس ملک پر سے

ڈکٹیٹر شپ کے بادل ہمیشہ کے لیے چھٹ گئے ہیں اور خیبر سے لے کر کیماڑی تک اور گوادر کی بندرگاہ تک اس ملک میں بسنے والی تمام عوام نے جس طرح خوشی کا اظہار کیا میں اس کے لئے تمام عوام کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جمہوری قوتوں کی فتح کا یہ دن 16 کروڑ عوام کی مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آج کے دن صوبہ پنجاب کے اس سب سے بڑے floor سے میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، محترم آصف علی زرداری اور ان تمام coalition جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ جنہوں نے اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک طویل اور میں سمجھتا ہوں کہ مشکل جدوجہد کا نہ صرف آغاز کیا بلکہ انہوں نے اپنے حوصلوں، اپنی محنت اور اپنی ہمت سے 16 کروڑ عوام کے ساتھ آج اس عظیم مقصد کو حاصل کیا ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ میڈیا کے کردار کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا، میں سول سوسائٹی کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا، میں پاکستان میں بسنے والے ہر اس فرد کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ جس کی وجہ سے آج ملک میں ڈکٹیٹر شپ کے خاتمے کا دن دیکھنا ہمیں نصیب ہوا ہے اور آج کے دن میں minorities کے حوالے سے اور خصوصاً مسیحی قوم کے حوالے سے اس floor سے آپ کی وساطت سے اس وطن میں بسنے والے تمام لوگوں کو مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہاں صرف دو باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر Leader of the Opposition جب اظہار خیال فرما رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہاں پر واویلا کیا جاتا تھا کہ مشرف جب تک رہتا ہے coalition government کو کام نہیں کرنے دیا جاتا تو انہوں نے ایک چیلنج دینے کے انداز میں یہاں پر یہ بات کہی کہ اب جبکہ مشرف ان کے راستہ سے ہٹ گیا ہے تو ہم دیکھیں گے کہ یہ کس طرح اب اپنے کاموں کو مکمل کریں گے؟ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر معزز رکن کی طرح اور اس ملک میں بسنے والے ہر محب وطن شہری کی طرح میرا بھی ایمان ہے کہ موجودہ coalition government جس کی قیادت میاں محمد نواز شریف اور محترم آصف علی زرداری فرما رہے ہیں ان کی قیادت میں جس طرح coalition نے آج کی یہ بہت بڑی خوشخبری قوم کو دی ہے وہ تمام مسائل جن کا ذکر یہاں اس floor پر Leader of the Opposition فرما رہے تھے ان تمام مسائل کا حل موجودہ coalition government کے ان لیڈران کے تحت ضرور نکلے گا۔ اس ملک میں جج صاحبان بھی بحال ہوں گے، اس ملک میں مہنگائی بھی کنٹرول ہوگی جو میں سمجھتا ہوں کہ اس ڈکٹیٹر کی وجہ سے تھی جس نے

آج استعفیٰ دے کر اس ملک پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے چونکہ وقت کی قلت ہے اس لئے میں آخر میں کہوں گا کہ جنرل مشرف جب ٹی وی پر تقریر کر رہا تھا تو اس نے minorities کے حوالے سے ایک بات کی کہ اس نے minorities کو دہرے ووٹ کا حق دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسی قوم جس سے اس کے نمائندے چننے کا حق ہی چھین لیا جائے، ایک ایسی community جو اپنے نمائندوں کا انتخاب direct انتخاب کے ذریعے نہ کر سکے اس کو اس کے آئینی اور قانونی حق سے محروم کر دینا اور اس کے بعد اس بات کا credit لینے کی کوشش کرنا کہ ہم نے اس ملک میں طرزِ انتخاب رائج کیا، میں آپ کی وساطت سے اس موجودہ طرزِ انتخاب کو کہ جس میں ہمیں مخصوص نشستوں پر منتخب ہو کر اس ایوان میں آنا پڑ جائے اس کو میں condemn کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اپنے قائدین سے میری یہ گزارش ہو گی کہ ہمارے اس طرزِ انتخاب کو بدلا جائے تاکہ ہم اس ہاؤس میں مخصوص نشستوں پر نہیں بلکہ اپنی قوم کے ووٹوں سے منتخب ہو کر اس ایوان میں آئیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، معاف کرنا۔ سب سے پہلے میرے پاس ایک چٹ آئی تھی لیکن ان کا نام لکھنا بھول گیا۔ محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ کی چٹ سب سے پہلے آئی تھی وہ ان سے کہیں نیچے رہ گئی تو میں معذرت خواہ ہوں۔ میں جو نام پہلے پڑھ گیا تھا اس میں نمبر 1 پر تو یہ محترمہ تھیں اس لئے اب میں انہیں ٹائم دیتا ہوں۔ محترمہ غزالہ سعد رفیق تشریف فرما ہیں؟

محترمہ غزالہ سعد رفیق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج پاکستان کے لئے بہت ہی مبارک دن ہے کہ 9 سال سے پاکستان کی فضاؤں کے اوپر اس منحوس کا سایہ چھایا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں شب برات کا انعام اس شکل میں دیا ہے کہ اس منحوس سے ہماری آج جان چھوٹ گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی عوام اور اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے پاکستان کے منتخب نمائندے اور ملک و قوم کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے لوگوں کے لئے یہ بہت ہی اہم دن ہے اور لمحہ فکریہ بھی ہے کہ اب ان کے کندھوں پر ایک ایسی ذمہ داری آ گئی ہے کہ جس کو ہم نے بھرپور طریقے سے نہ صرف سنبھالنا ہے بلکہ جو سب سے اہم ذمہ داری ہم تمام ممبران پر آئی ہے وہ یہ ہے کہ مشرف نے 9 سالوں میں جو گناہ کئے ہیں اور وہ لوگ جو ان گناہوں میں شریک رہے ہیں ان کا کڑا احتساب کرنا ہے۔ میں اس ایوان کے توسط سے یہ اپیل کرتی ہوں کہ مشرف کو کوئی رعایت نہ دی جائے اور مشرف کو اس کے گناہ جو اس نے معصوم عوام اور مظلوموں کے ساتھ کئے ہیں اور جو بارودی سرنگیں ان 9 سالوں میں اس نے اور اس کے سیاسی رفقاء نے پاکستان میں بچھائی ہیں ان کا کڑا احتساب کیا جائے اور ان کو

کٹہرے میں کھڑا کیا جائے اور پھانسی کی سزا دی جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس شخص کا کڑے سے کڑا احتساب ہونا چاہیے۔ اس سے جمہوریت مضبوط ہو گی اور اس کے ساتھ آپ کی فوج کا وقار مجروح نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! پاکستان میں بسنے والے عوام آج اس بات پر بے انتہا خوش ہیں کہ ان کو صحیح جمہوریت کی کرن پاکستان میں نظر آئی ہے۔ میری اپنے تمام ساتھیوں سمیت دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر مزید رحمتیں کرے اور ہم سے ایسے فیصلے کرائے کہ ہم عوام کے لئے صحیح رہنما بن کر کچھ کر سکیں اور اس منحوس سے مکمل طور پر آزادی حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر: آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اویس اسلم مڈھانہ صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ میجر عبدالرحمٰن رانا صاحب! آپ ذرا اختصار سے کام لیجئے گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں حکم کی تعمیل کروں گا۔

جناب سپیکر! آج کے دن پاکستان کے عوام کو دل کی گہرائیوں سے جتنی بھی مبارکباد دی جائے وہ کم ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں۔ اس کا احساس مبارکباد سے بھی زیادہ لازم ہو گیا ہے۔ اب قوم پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سجدہ ریز ہو کر جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے کیونکہ جس مقصد کے لئے ملک بنا تھا، جس مقصد کے لئے ہزاروں قربانیاں دی گئیں وہ مقصد یہ تھا کہ اس ملک کے اندر جمہوریت کا نظام لانا ہے۔ آج ہم نے ثابت قدمی سے اس طرف پیشرفت شروع کی ہے۔ میں چاہوں گا کہ کل پوری قوم یوم تشکر منائے اور اسی سلسلے میں کل کا اجلاس ایک دن آگے بڑھا دیا جائے تاکہ ہم لوگ اپنے اپنے حلقوں میں واپس جا کر اپنے عوام میں بیٹھ کر ان کے ساتھ جذبات کو share کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! جس مقصد کے لئے ہمارے قائدین جناب آصف علی زرداری، میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور ان کے دوسرے ساتھیوں نے مل کر قربانیاں دیں اور صعوبتیں برداشت کیں آج وہ مقصد حاصل کر لیا گیا ہے۔ یہاں پر اپوزیشن لیڈر نے یہ کہا تھا کہ اب مشرف چلا گیا ہے تو ہم دیکھیں گے کہ یہ کیسے کام پورے کرتے ہیں؟ آپ آج ہی note کریں کہ سٹاک مارکیٹ کے اندر چند گھنٹوں میں اتنی بہتری آئی ہے کہ ہمیں امید ہے بلکہ یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب ہم جمہوریت کی طرف چل پڑے ہیں اور آمریت سے ہمیں نجات مل چکی ہے تو ہماری اتحادی حکومت مل جل کر ملک سے بے روزگاری کو ختم کرے گی، ملک کی معیشت کو استحکام ملے گا، ملک کے اندر جو

لوڈ شیڈنگ ہے اس سے نجات ملے گی اور ملک کے اندر جو امن وامان کی صورتحال ہے اس میں بہتری آئے گی۔ یہ میرا یقین محکم ہے اور ساتھ ہی ساتھ میری پوری قوم اور نمائندوں سے گزارش ہے کہ ہمیں اب مل جل کر پہلے سے زیادہ محنت، پہلے سے زیادہ ایمانداری کے ساتھ قوم کی خدمت کرنا ہوگی تاکہ واقعی یہ ثابت ہو جائے کہ اس ملک کے اندر آمریت کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی، اب جمہوریت نے جڑیں پکڑی ہیں اور اب ہم نے محنت کے ذریعے، تدبر کے ذریعے، عقل کے ذریعے اور فہم وفراست کے ذریعے اس جمہوریت کو پروان چڑھانا ہے۔

جناب والا! اگر میں یہاں پر ذوالفقار علی بھٹو (شہید) اور محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کی شہادت کا ذکر نہ کروں تو درست نہ ہوگا کیونکہ انھوں نے اسی لئے شہادت قبول کی کہ جو مقصد آج ہم نے حاصل کیا اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ذوالفقار علی بھٹو (شہید) نے پھانسی کا پھندا قبول کیا اور آمر کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ آمر کا یہ خیال تھا کہ شاید بے نظیر کی شہادت کے بعد یہ جمہوریت کی گاڑی اپنی پٹڑی سے اتر جائے گی لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ اس کا خواب پورا نہ ہو سکا بلکہ جمہوریت کی گاڑی بے نظیر کی شہادت کے بعد اس کے لہو کے رنگ سے اور نکھر گئی اور آج اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر ملک کے عوام، سول سوسائٹی اور خاص طور پر میڈیا کے کردار کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ یہ میڈیا ہی تھا جس نے عوام کے سامنے آمریت اور جمہوریت کے درمیان فرق واضح کیا اور عوام کو آگاہی دی اور لمحہ لمحہ کی خبر عوام تک پہنچائی جس کی وجہ سے آج یہ مقصد حاصل کرنا ممکن ہو سکا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں یاور زمان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا! اس ملک کی معیشت کو جو نقصان آمروں کے دور میں ہوا اس کی تلافی کے لئے ضروری ہے کہ پوری قوم کندھے سے کندھا ملا کر، قدم سے قدم ملا کر، ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلے، چاہے وہ عام آدمی ہو یا عوام کا نمائندہ ہو، چاہے وہ سیاسی پارٹیوں کے لیڈر ہوں ان کے لئے لازم ہو گیا ہے کہ اب وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر کندھے سے کندھا ملا کر اس ملک وقوم کی بہتری اور ترقی کے لئے کام کریں تاکہ آج تک عوام جن مراعات کا، جن سہولیات کا انتظار کرتے رہے ہیں اور صعوبتیں برداشت کرتے رہے ہیں وہ اسی دن کا انتظار تھا کہ کب یہ کشمکش ختم ہوگی اور آمروں سے نجات حاصل کرنے کی جنگ ختم ہوگی اور عوام کو ان کے حقوق ملنے شروع ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

آج وہ پہلا دن ہے کہ عوام کے حقوق حاصل کرنے کے لئے جو جدو جہد ہو رہی تھی اس کا اب موسم آ چکا ہے اور ہم نے اس کا نتیجہ عوام تک پہنچانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین: ممبران کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ہر مقرر کا پانچ منٹ ٹائم مقرر کیا جاتا ہے۔ اب میں رانا محمد افضل خان صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج اس خوشی کے موقع پر میرے بہت سے ساتھیوں نے جو تقاریر کیں، میں ان کی تائید کرتے ہوئے ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا کہ آج ایک منفرد چیز جو ہوئی ہے یہ عوامی طاقت کا مظہر ہے کہ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ووٹ جو کہ عوام کے نمائندہ تھے، ان عوام کی نمائندہ طاقت کے ذریعے آج ایک آمر کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ کوئی جہاز نہیں گرا، کوئی ملک نہیں ٹوٹا بلکہ یہ ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ جمہوری قوت کے ساتھ آج ہم نے ایک ڈکٹیٹر کو بھگا دیا ہے جو پاکستان کے اندر جمہوری قوت کی مضبوطی اور آنے والے وقت میں بھی جمہوریت کی مضبوطی کی ایک نوید ہے۔ پاکستان انشاء اللہ تعالیٰ اس مرحلے سے آگے جمہوریت میں مزید طاقتور ہوتا چلا جائے گا۔ آج بغور تقریر کو سنتے ہوئے میں پرویز مشرف کی اس کوشش کی مذمت کرنا چاہتا ہوں کہ جاتے جاتے اس نے سادہ لوح عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنی ذات کے لئے کچھ نہیں کیا، میں نے کرپشن نہیں کی۔ تو میرا ذہن اسی وقت اس فراڈ ریفرنڈم پر گیا جو اس نے اپنی ذات کے لئے کیا، جو اس نے اپنی ذات کو اس ملک پر مسلط رکھنے کے لئے کیا۔ میرا ذہن اسی وقت اس ہارس ٹریڈنگ کے لئے آئین کو معطل کر کے گھوڑے ایک طرف سے دوسری طرف پہنچا کر اس کی شقوں کو پھر سے دروازہ بند کرنے کی طرف گیا جو اس نے اپنی ذات کے لئے کیا۔ میرا ذہن 10۔ ستمبر کی اس ظالمانہ حرکت کی طرف گیا جس دن سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے مطابق میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف پاکستان واپس تشریف لا رہے تھے تو جو سلوک ہمارے workers اور میرے قائد کے ساتھ اسلام آباد ایئرپورٹ پر کیا وہ ایک شرمناک واقعہ بھی ہے جو اس نے اپنی ذات کے لئے کیا۔ اس کی بڑی طویل لسٹ ہے، اس میں بے شمار لوگوں کی قربانیاں ہیں، پاکستان کے بچے بچے کی قربانی ہے لیکن میں دو اشخاص کی قربانی کو خصوصی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں، ایک جسٹس افتخار محمد چودھری کے اس انکار کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جو بالکل تنہا تھا اور جرنیلوں کے گھیرے میں تھا، وہ اس ماحول میں بھی اکڑ گیا اور

اس نے ان کا پریشر قبول نہیں کیا۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو force exile میں رکھا گیا، ان کو مجبور کیا گیا کہ باہر رہو۔ وہ پاکستان بار بار آنا چاہتے تھے لیکن ان کو آنے نہیں دیا گیا۔ یہ اس طرح کی قربانیاں ہیں جس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں کیا بلکہ دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے آج اپنے تمام منتخب ممبران اور جن کا تعلق حکمران جماعت سے ہے، درخواست کرنا چاہوں گا کہ آج ہمارا ایک امتحان ہے، ہمارے لئے بڑے challenges ہیں، ہمارے لئے آگے آنے والا وقت بڑا مشکل ہے اور ہمیں پاکستان کے اندر بالخصوص پنجاب کے اندر جمہوری تبدیلی کو آگے بڑھاتے ہوئے پاکستان کے عوام کی خوشحالی کے لئے شب و روز کوشش کرنا پڑے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ جمہوریت کے مضبوط ہونے سے پاکستان میں جو فیصلے ہوں گے وہ عوام کی توقع اور خواہشات کے مطابق ہوں گے، پنجاب اور پاکستان آگے بڑھے گا اور انشاء اللہ بہت ترقی کرے گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب آصف منظور موہل صاحب!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! بات کرنے سے پہلے میں سمجھتی ہوں کہ میرا ضمیر مجھے معاف نہیں کرے گا کہ اگر میں محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کو یہاں tribute پیش نہ کروں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان کی قربانی اور ان کا وہ خواب جو اس ملک میں جمہوریت کے لئے وہ دیکھا کرتی تھیں آج وہ شرمندہ تعبیر ہوا۔ مجھے فخر ہے کہ محترمہ اپنی زندگی میں جو کارنامے سرانجام دے کر گئیں ان کی شہادت کا impact بھی اس سے کم نہیں ہے۔ آج محترمہ کی شہادت کو نظر انداز کرنا میں سمجھتی ہوں کہ کسی بھی پاکستانی کے لئے ممکن نہیں ہوگا۔ جہاں تک آج کے دن کی بات ہے تو سب سے پہلے مجھے یہ شعر یاد آتا ہے کہ۔

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

آج جب اپوزیشن لیڈر یہاں تقریر فرما رہے تھے تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے پچھلے پانچ سال ان بنچوں پر حلف والے دن سے لے کر "گو مشرف گو" کی ایک campaign شروع کی تھی آج مجھے فخر ہے کہ ہاؤس in session ہے اور آج وہ campaign اور movement اس ہاؤس کے اندر اس کے ساتھ اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت ہمارے جو اپوزیشن لیڈر ہیں وہ یہاں بیٹھ کر کس طرح لنک لنک کر اس ہاؤس میں movement کیا کرتے تھے۔ مجھے وہ لوگ

اور وہ سیاستدان بھی یاد ہیں جو مشرف کو اپنا سیاسی باپ کہا کرتے تھے، اگر سیاسی باپ چلا گیا ہے تو ان کے بچوں کو بھی اب استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ اب میں سمجھتی ہوں کہ ان کے رہنے کا بھی کوئی جواز باقی نہیں رہتا اور باپ کے ساتھ اولاد کو بھی چلے جانا چاہیے۔ مشرف صاحب چلے گئے جو انہوں نے اعلیٰ ظرف کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں ریکارڈ کی درستی کرنا چاہتی ہوں کہ وہ چلے نہیں گئے بلکہ ان کو بھیجا گیا ہے۔ اگر وہ خود جانا چاہتے تو میں سمجھتی ہوں کہ ان کو 18۔ فروری کے الیکشن کے بعد فوراً چلے جانا چاہیے تھا۔ آج ان کو جمہوری قوتوں نے بھیجا ہے۔ آج مجھے اپنے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کا وہ جملہ بہت یاد آیا جب میں مشرف صاحب کی تقریر سن رہی تھی کہ جمہوریت بہترین انتقام ہے۔ آج ہم نے ایک ڈکٹیٹر مشرف صاحب کو بھیج کر یقیناً ہم تمام جمہوری قوتوں نے انتقام لیا ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ نسیم لودھی: پوائنٹ آف آرڈر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: کورم پورا نہ ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔۔۔ گنتی کی گئی۔۔۔ کورم پورا نہ ہے لہذا اجلاس بروز منگل مورخہ 19۔اگست 2008 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔